ہماری آل واولاد بچے اور بچیاں رب کریم کی قیمتی نعمت اور عظیم عطیہ ہیں

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي خَلَقَ الْإِنْسَانَ وَفَضَّلَهُ، وَوَهَبَ لَهُ بَنِينَ وَحَفَدَةً، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، فَاللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَالتَّابِعِينَ. **أَمَّا بَعْدُ**: فَأُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، قَالَ سُبْحَانَهُ عَنْ عِبَادِ الرَّحْمَنِ: **(وَالَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا)**[١].

رفیقانِ ملتِ ایمانیہ! میرے عزیز بھائیو! سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں ایک بار نبی کریم صاحبِ خُلقِ عظیم ﷺ کے ہمراہ مدینہ منورہ کے ایک بازار میں تھا جب آپ وہاں سے واپس تشریف لائے تو آپ ﷺ کے ایک نواسے آپ کی طرف دوڑتے ہوئے آئے تو رحمت عالَم ﷺ نے شفقت و محبت میں ان کی طرف اپنے بازو پھیلا دیے پھر ان کا بوسہ لیا اور ان کو اپنے سینۂ مبارک سے چمٹا لیا اور ان کیلئے اس طرح دعا فرمائی: **«اللَّهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ»**[٢]. یا اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں پس تو بھی اسکو اپنی محبت عطا فرما۔ج

---

(١) الفرقان: ٧٤.
(٢) متفق عليه.

ہاں اللہ کے نیک بندو، ہماری اولاد دنیاوی زندگی کی زینت اور ہمارے دلوں کے پھول ہیں جیسا کہ باری تعالیٰ جلّ جلالہ کا فرمان عالیشان ہے ﴿الْمَالُ وَالْبَنُونَ زِينَةُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا﴾[1] مال اور اولاد دنیوی زندگی کی زینت ہیں، بلاشبہ بچے اور بچیاں رب کریم کا قیمتی عطیہ ہیں انبیاء ورُسُل علیہم السلام نے اسکی طلب اور تمنا کی ہے چنانچہ سیدنا زَکَرِیَّا علیہ السلام نے اپنے رب سے اس طرح دعا کی تھی: ﴿رَبِّ هَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً﴾[2]. اے میرے رب مجھکو خاص اپنے پاس سے اچھی اولاد عطا فرمادے، ہمارے بچوں کے ہمارے اوپر بہت سے حقوق اور ذمہ داریاں ہیں ان کی عظمت واہمیت کی بنا پر باری تعالیٰ نے ہمیں ان کی رعایت وتربیت کی تاکید کی ہے نیز ان کی دینی ،دنیاوی، نفسیاتی اور جسمانی ضروریات پوری کرنے کا حکم دیا ہے پس والدین کو بچوں کی پرورش اور تربیت کا مسؤول اور ذمہ دار بنایا ہے چنانچہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: «وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِي أَهْلِهِ، وَهُوَ مَسْؤُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا وَمَسْؤُولَةٌ عَنْ رَعِيَّتِهَا»[3]. اور مرد اپنے اہل وعیال کا نگراں اور ذمہ دار ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں پوچھ گچھ ہوگی، اور بیوی اپنے شوہر کے گھر کی نگراں اور ذمہ دار ہے اور اس سے اس کی زیر نگرانی افراد کے بارے میں پوچھ گچھ ہوگی، الغرض باری تعالیٰ نے والدین کو بچوں

---

(١) الكهف: ٤٦.
(٢) آل عمران: ٣٨.
(٣) متفق عليه.

کی پاکیزہ پرورش اور حسنِ تربیت کی تاکید فرمائی ہے چنانچہ ماؤں کو بچوں کی عمدہ پرورش کی تاکید کرتے ہوئے فرمایا:(وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ أَوْلادَهُنَّ)[1] اور مائیں اپنے بچوں کو دودھ پلائیں،اسی طرح بچوں اور ان کی ماؤں کا نان ونفقہ باپ پر واجب فرمایا تاکہ ان کی زندگی پرسکون اور خوشگوار ہو اور مائیں روزی روٹی کی فکر سے آزاد ہوکر اپنے بچوں پر بھرپور توجہ دے سکیں اس سلسلے میں خدائے عزّوجلّ کا ارشاد ہے:(وَعَلَى الْمَوْلُودِ لَهُ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ)[2]. اور جس باپ کا وہ بچہ ہے اس پر معروف طریقے سے ان ماؤں کے کھانے کا اوران کے لباس کا خرچہ واجب ہے

اپنے بچوں اور بچیوں کی پاکیزہ تربیت کرنے والو! والدین اور آباء واجداد کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے رب کے ساتھ اپنے بچوں کا تعلق مضبوط کریں ان کے اندر دینی جذبہ اور اسلامی اخلاق پختہ کریں بچوں کی پاکیزہ تربیت کے سلسلے میں باری تعالیٰ نے سیدنا لقمان کا قصہ بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے :(يَا بُنَيَّ إِنَّهَا إِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِي صَخْرَةٍ أَوْ فِي السَّمَوَاتِ أَوْ فِي الْأَرْضِ يَأْتِ بِهَا اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ لَطِيفٌ خَبِيرٌ)[3]. بیٹے ! اگر کوئی عمل رائی کے دانہ کے برابر ہو پھر وہ کسی پتھر کے اندر ہو یا آسمان کے اندر ہو یا

---

(١) البقرة: ٢٣٣.
(٢) البقرة: ٢٣٣.
(٣) لقمان: ١٦.

زمین کے اندر ہو تب بھی اسکو اللہ تعالی ظاہر کردے گا بیشک اللہ تعالی بڑا باریک بین، باخبر ہے،اسی طرح اخلاق وآداب کی کتابوں میں حضرت لقمان ہی کا یہ قول مذکور ہے: «يَا بُنَيَّ؛ مَنْ يَمْلِكْ لِسَانَهُ يَسْلَمْ، وَمَنْ يَجْتَنِبْ مَدَاخِلَ السُّوءِ يَأْمَنْ، وَمَنْ يَصْحَبِ الصَّاحِبَ الصَّالِحَ يَغْنَمْ»[1]. میرے پیارے بیٹے ! جو شخص اپنی زبان قابو میں رکھتا ہے وہ آفتوں سے مامون رہتا ہے اور جو برائی کے مقامات سے دور رہتا ہے وہ گناہوں سے محفوظ رہتا ہے اور جو شخص نیک دوست کی صحبت اختیار کرتا ہے وہ بہت غنیمت اور فائدے میں رہتا ہے، غور فرمائیں کتنے عمدہ ہیں یہ آداب واقدار، اور کتنی عظیم الشان ہیں یہ حکمت بھری باتیں۔ ہر باپ کو یہ آداب واخلاق اپنے بچوں کے ذہن میں پیوست کرنا چاہیے تاکہ بچوں اور بچیوں کو اخلاق واعمال کا فائدہ پوری زندگی ملتا رہے اور پھر وہ بھی اپنے بعدوالوں کو ان کی تعلیم دے سکیں یا اللہ ہمارے بچوں کو ہر قسم کے شرور وفتن سے محفوظ فرما اور ان کو ہماری راحت وسعادت کا ذریعہ بنا.

أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُمْ، فَاسْتَغْفِرُوهُ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ.

---

(١) الزهد والرقائق، ابن المبارك: ٥٧٣، و١٠٥٩. بتصرف.

الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَحْدَهُ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى مَنْ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَمَنْ تَبِعَ هَدْيَهُ. أُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ.

اپنے بچوں کی عمدہ تربیت کرنے والے محترم آباء واجداد! اولاد کے حقوق کے سلسلے میں نبی کریم صاحبِ خُلقِ عظیم ﷺ کا ارشاد ہے: «وَإِنَّ لِوَلَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا»(١) اور بلاشبہ تمھاری اولاد کا تمھارے اوپر حق ہے، بچوں اور بچیوں کا ان کے آباء پر ایک حق یہ بھی ہے کہ مشفقانہ اور دوستانہ ماحول میں ان کی پرورش کی جائے پس بچے اپنے باپ کو سب سے بڑا شفیق پائیں اور ان کو اپنا سب سے قریبی دوست محسوس کریں اس طرح وہ اپنی الجھنوں کو ان کے سامنے کھل کر بیان کر سکیں اور مشکل معاملات میں ان سے مشورہ کر سکیں پھر ایک ذی شعور اور ذمہ دار باپ کو اپنے بچوں کی باتیں محبت اور توجہ سے سننی چاہیے نیز شفقت و مروت والی ماں کو بھی اپنی بچیوں کی الجھنوں کو شفقت اور توجہ سے سننی چاہیے، آنحضرت ﷺ کی صاحبزادی سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنی الجھن اور پریشانی آپ ﷺ سے بیان کرتیں تھیں اور تسکین حاصل کرنے کی غرض سے اپنے رنج و غم کو اپنے شفیق باپ کے سامنے پیش کرتی تھیں(٢). اللہ کے نیک بندو! بچوں کے حقوق میں یہ بھی شامل ہے کہ ہم ان کی تعلیم و تربیت اور ان کی صحت و تندرستی پر بھر

---

(١) مسلم: ١١٥٩.
(٢) البخاري: ٥٣٦١.

پور توجہ دیں، ان کیلئے اپنا قیمتی وقت فارغ کریں، ان کو اپنے تجربات سے مستفید کریں اور ان کے اندر وہ خوبی اور جوہر پیدا کریں جو ان کے ایمان کو مضبوط کرے دین ودنیا میں ان کی قدر ومنزلت بڑھائے ان کے اخلاق کو پاکیزہ بنادے اور ان کے اعمال وافعال کو نیک بنادے پس جب وہ گفتگو کریں تو سچ بولیں جب کسی سے وعدہ کریں تو اسے پورا کریں اور دوسروں کے ساتھ احسان واکرام کا معاملہ کریں اپنے بڑوں کا احترام کریں اور اپنے چھوٹوں پر شفقت کریں اسی طرح یہاں کے لوگوں کو اپنے بچوں کے اندر جذبۂ حب الوطنی اور وطن دوستی کی خصلت مستحکم کرنی چاہیے آخر میں دعا کہ اِلٰہَ العٰلَمِین: ہماری اولاد کو ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک بنا دے ،اور کورونا وغیرہ سے ہم سب کی حفاظت کردے ***

هَذَا وَصلِّ اللَّهُمَّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ، وَارْضَ اللَّهُمَّ عَنِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ: أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ، وَعَنْ سَائِرِ الصَّحَابَةِ الْأَكْرَمِينَ، وَالتَّابِعِينَ لَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ. **اللَّهُمَّ احْفَظْ دَوْلَةَ الْإِمَارَاتِ قِيَادَتَهَا وَشَعْبَهَا، وَبَرَّهَا وَبَحْرَهَا، وَأَرْضَهَا وَسَمَاءَهَا، مِنْ شَرِّ كُلِّ ذِي شَرٍّ أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهِ، إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ.**

اللَّهُمَّ اجْعَلْ دَوْلَةَ الْإِمَارَاتِ بَلَدًا آمِنًا مُطْمَئِنًّا، سَخَاءً رَخَاءً، وَاحْفَظْهَا بِحِفْظِكَ، وَاحْرُسْهَا بِرِعَايَتِكَ، وَأَدِمِ الِاسْتِقْرَارَ عَلَيْهَا.

اللَّهُمَّ وَفِّقْ رَئِيسَ الدَّوْلَةِ الشَّيْخ خَلِيفَة بْن زَايِد وَنَائِبَهُ وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الْأَمِين، وَإِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ؛ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ.

اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشَّيْخ زَايِد وَالشَّيْخ مَكْتُوم، وَشُيُوخَ الْإِمَارَاتِ الَّذِينَ انْتَقَلُوا إِلَى رَحْمَتِك، وَأَدْخِلْهُمْ بِفَضْلِك فَسِيحَ جَنَّاتِك. وَارْحَمْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ، وَارْفَعْ فِي الْجَنَّةِ دَرَجَتَهُمْ، وَشَفِّعْهُمْ فِي أَهْلِهِمْ.

اللَّهُمَّ ارْحَمِ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ: الْأَحْيَاءَ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَات. اللَّهُمَّ يَا سَمِيعَ الدُّعَاءِ، اصْرِفْ عَنَّا الْوَبَاءَ، وَادْفَعْ عَنَّا الْبَلَاءَ، وَعَافِنَا مِنْ كُلِّ دَاءٍ، وَامْنُنْ عَلَى جَمِيعِ الْمَرْضَى بِالشِّفَاءِ، وَاحْفَظْ أُسَرَنَا وَمُجْتَمَعَنَا، وَأَدِمِ الْعَافِيَةَ عَلَيْنَا، وَعَلَى سُكَّانِ الْعَالَمِ مِنْ حَوْلِنَا.

عِبَادَ اللَّهِ: اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ؛ يَذْكُرْكُمْ، وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.